سوال

(80) میں اپنی مسجد کے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جہری نماز اور تراویح میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے فورا بعد ہمارا امام قرات شروع کردیتا ہے اور میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ وہ اتنا سکتہ نہیں کرتا کہ سورہ فاتحہ کو پڑھا جاسکے اور حدیث میں ہے کہ (لا صلوة لمن لم یقرا بفاتحة الکتاب) جب کہ ایک دوسری حدیث ''قراۃ الامام قراۃ لمن خلفہ'' تو ان دونوں احادیث میں تطبیق کس طرح ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مقتدی کے لئے سورہ فاتحہ کی قرات کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے لیکن نبی ﷺ کے ارشاد گرامی:

«لا صلوة لمن لم یقرا بفاتحة الکتاب» (متفق علیہ)

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔''

کے عموم کے پیش نظر راجح ترین بات یہ ہے کہ مقتدی کے لئے بھی سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے، اسی طرح آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ شاید تم اپنے امام کے پیچھے کچھ پڑھتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا ''جی ہاں'' تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:

«لا تفعلوا الا بفاتحة الکتاب' فانہ لا صلوة لمن لم یقرابھا» (مسند احمد' سنن ابی داود' و صحیح ابن حبان باسناد حسن)

''سورہ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہ پڑھو کیونکہ جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' (ابوداود و دیگر محدثین باسناد حسن)

اگر امام جہری نماز میں سکتہ نہ بھی کرے تو پھر بھی مقتدی کو ہر حال میں سورہ فاتحہ پڑھنی چاہئے خواہ اس وقت ہی کیوں نہ پڑھے، جب امام قرات کررہا ہو اور پھر سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد خاموش ہوجائے تاکہ دونوں احادیث پر عمل ہوجائے۔ اگر مقتدی بھول جائے یا وہ جاہل ہو اور اسے سورہ فاتحہ کے پڑھنے کے وجوب کا علم نہ ہو تو اس سے فاتحہ کا پڑھنا ساقط ہوجائے گا۔ جس طرح اس شخص سے ساقط ہوجاتا ہے جو امام کے ساتھ آکر رکوع کی حالت میں ملے تو علماء کے صحیح قول کے مطابق اس کی یہ رکعت ہوجائے گی، اکثر اہل علم کا یہی قول ہے کیونکہ حضرت ابو بکرہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''وہ جب مسجد میں آئے تو نبی کریم ﷺ رکوع فرمارہے تھے تو انہوں نے بھی صف میں داخل ہونے سے پہلے ہی رکوع شروع کردیا اور پھر اسی طرح بحالت رکوع صف میں داخل ہوگئے تو آنحضرت ﷺ نے نماز سے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا ''اللہ تعالی تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے، آئندہ اس طرح نہ کرنا۔'' لیکن آپؐ نے انہیں اس رکعت کے دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ (صحیح بخاری/فتاوی اسلامیہ میں سماحۃ الشیخ ابن باز حفظہ اللہ تعالی کے اس فتوی کے آخر میں یہ

الفاظ بھی ہیں کہ من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ جس کا امام ہو تو اس کی قرات ہوگی ،ضعیف اور ناقابل استدلال ہے ،اگر یہ صحیح بھی ہو تو یہ عام ہے اور سورہ فاتحہ کا پڑھنا اس مسئلہ میں وارد صحیح احادیث کے پیش نظر خاص ہوگا/واللہ ولی التوفیق،ملاحظہ فرمایئے فتاوی اسلامیہ ،ج اص۲۶۰،جمع وترتیب محمد بن عبدالعزیز المسند ،دارالوطنی الریاض ۱۴۱۴ھ۱۹۹۴ء/مترجم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص232

محدث فتویٰ